Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
# ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۹ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۵ نبوت ۱۳۵۳ہش ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۶۲

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۱۵ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا ہے :-

کل درد اور بے چینی کی تکلیف رہی

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ۔

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو

## ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو

"مَیں صُلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صُلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صُلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ ہاں خدا تعالیٰ کی عزّت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچّی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اِس لئے اس سے بچتے رہو۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پُورا خُلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ مَیں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے مَیں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دیدے تو صبر کرکے خاموش ہو رہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۷۴، صفحہ ۷۵)

---

## عرفان کی دولت سب میں تقسیم کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۲۲ء میں فرمایا :-

"سُستیاں بہت ہوچکیں اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا، بے پڑھا اور عالم سب خدمتِ دین کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ تم میں جاہل کوئی نہیں۔ بے پڑھے لکھے ہونا جہالت نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی پڑھے لکھے نہ تھے جاہل وہ ہے جس کو خدا کی معرفت نہ ہو حضرت مسیحؑ نے خوب کہا ہے کہ انسان روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے پس تمہیں عرفان حاصل ہے، تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے اور تمہیں ایک قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے اگر تم اس طاقت اور ہتھیار کو استعمال نہیں کروگے تو وہ طاقت ضائع ہو جائے گی اور ہتھیار ناکارہ ہو جائے گا کیونکہ جس چیز کو حرکت نہ دی جائے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھ کو بے جنبش رکھا جائے تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت ملی ہے تم اس کو خرچ کرو ورنہ اگر تم خدا کے رستہ میں خرچ نہیں کروگے اور محتاجوں کو نہیں دوگے تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤگے۔ پس ہمّت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دُنیا کے کناروں تک جاکر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رُکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کرو۔ اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ اور اس عرفان کے خزانے کو دُنیا میں پہنچاؤ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعودؑ خزانے تقسیم کرے گا مگر لوگ نہیں لیں گے مسیح موعودؑ نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں ان کو تمام دُنیا میں پہنچا دو اور پھیلا دو اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دُنیا سے سلوک کرو خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۶۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہِ نبوت ۱۳۳۵ھش

# قحط کے عالمی آثار اور ان کا بنیادی سبب

اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات ارضی و سماوی کا خالق و مالک اور پروردگار ہے اُسی نے اسے ایک محکم و ابلغ نظام میں باندھا ہوا ہے۔ اس کا ہر ہر ذرّہ اُس کے قبضہ و تصرف میں ہے اور اُس کی مشیت، ارادے اور حکم کے تابع ہے۔ اُس نے اپنی خالقیت، مالکیت اور ربوبیت کے جو لاتعداد ثبوت دیئے ہیں اِن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہی ہے جو آسمان سے اندازہ کے مطابق بارش برساتا ہے، اس کے برسنے سے مُردہ زمین میں جان پڑ جاتی ہے، وہ روئیدگی نکالتی ہے اور سبزہ سے لہلہانے لگتی ہے، قسم ہا قسم کے اناج، پھل اور میوے اُس سے اُگتے ہیں اور اس طرح نوع انسان کو اپنے مقسوم کا رزق ملتا ہے جو اِس کرۂ ارض پر ان کی زندگی کو برقرار رکھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق و مالک اور ربّ ہونے کے اِس ثبوت کو قرآن مجید میں بڑی کثرت سے بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ (الانعام آیت ۱۰۰)

ترجمہ:- اور وہی ہے (یعنی خدا ہی ہے) جس نے آسمان سے پانی اُتارا ہے پھر (دیکھو کس طرح) اس کے ذریعہ سے ہم نے (یعنی خدا نے) ہر ایک قسم کی روئیدگی پیدا کی ہے اور اس کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کی ہے جس سے ہم تہ بہ تہ دانے نکالتے ہیں اور کھجوروں کے گابھے میں سے جھکے ہوئے پھل (نکالتے ہیں) اور انگوروں اور زیتون اور انار کے ایسے باغات (نکالتے) ہیں جن میں سے بعض آپس میں ملتے جلتے ہیں اور بعض مختلف ہیں۔ جب (ان میں سے ہر قسم کے درخت کو) پھل آتا ہے تو اس پھل کو اور اسکے پکنے (کی کیفیت) کو دیکھو۔ اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے یقیناً (بہت سے) نشانات ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہر قسم کا رزق جو نباتات کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے پیدا ہونے کا انحصار پانی پر رکھا ہے جسے وہ آسمان سے برساتا ہے۔ وہی آسمان سے پانی برساتا ہے اور وہی زمین سے قسم ہا قسم کے اناج اور پھل اور میوے وغیرہ اُگاتا ہے اور لوگوں کی زندگی کا دارو مدار اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ پانی اور زمین سے اُگائی ہوئی خوراک پر ہے۔

اس امر کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ ہی پانی برساتا اور کھیتیاں وغیرہ اُگاتا اور اس طرح رزق مہیّا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ وہ پانی نہ برسانے اور پانی کو برسنے سے روک کر کھیتیاں نہ اُگانے پر بھی قادر ہے۔ جب کوئی قوم یا بعض اقوام ناشکری اور نافرمانی کا طریق اختیار کرتیں اور ظلم کرنے میں حد سے گزر جاتی ہیں اور اس سے کسی صورت باز نہیں آتیں تو پھر وہ مینہ کو ان پر برسنے اور کھیتیوں کو اُگنے سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ اپنے اس قادرانہ تصرف کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰي ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ○ (المومنون آیت ۱۹)

ترجمہ:- اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی اتارا ہے۔ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کے فنا کرنے پر بھی قادر ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم میں مومنوں کی مدد کرنے اور مجرموں سے مناسب بدلہ لینے کی سنت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اُس کے حکم سے جب مینہ برستا ہے تو اسکے ان بندوں پر ہی برستا ہے جن پر وہ برسانا چاہتا ہے اور اُن پر نہیں برستا جن پر وہ (ان کے ناپسندیدہ اعمال) کی وجہ سے برسانا نہیں چاہتا چنانچہ فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ○ (الروم آیت ۴۹، ۵۰)

ترجمہ:- اللہ وہ ہے جو کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ پھر وہ ہوائیں بادل کی شکل میں بخارات اٹھاتی ہیں پھر وہ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور تو بارش کو دیکھتا ہے کہ وہ اس (بادل) میں سے ٹپکتی ہے۔ پھر جب خدا اس بادل کو اپنے بندوں میں سے جس تک پسند کرے پہنچا دیتا ہے (اور جس تک پسند نہ کرے نہیں پہنچاتا) تو یکدم وہ خوش ہو جاتے ہیں گو وہ اس کے نازل ہونے سے پہلے بالکل ناامید ہو گئے تھے۔

پس بارش کا برسنا یا نہ برسنا کلیۃً اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہوتا ہے اور وہ اپنی مرضی کو بندوں کے اعمال و کردار کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ بارش کی طرح رزق کا فراہم ہونا بھی خدا ہی کی مرضی اور اسکی مشیّت پر موقوف ہوتا ہے اسی لئے اس نے فرمایا ہے کہ جس کو وہ چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے انکے کفر و عصیان اور ظلم و عدوان کی وجہ سے رزق کی تنگی اور بھوک میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور پھر فرمایا ہے کہ اگر وہ سرکش اور نافرمان لوگوں کو رزق نہ دینے کا فیصلہ کرے تو کوئی انہیں رزق نہیں دے سکتا۔ چنانچہ فرمایا:-

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ○ (الملك آیت ۲۲)

ترجمہ:- کیا وہ ہستی (یعنی خدا تعالیٰ) جو تمہیں رزق دیتی ہے اگر اپنے رزق کو روک لے (تو کوئی ہے جو تم کو رزق دے سکے؟) حقیقت یہ ہے کہ وہ سرکشی اور حق سے دُور بھاگنے میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔

پس کسی ایک ملک میں قحط کا رُونما ہونا یا پورے کرۂ ارض کا خشک سالی اور زرعی پیداوار میں کمی کے باعث شدید غذائی بحران میں مبتلا ہونا ہرگز بھی کسی اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ خدا کی مرضی اور مشیت کے نتیجہ میں ایسا ہوتا ہے اور اِس امر پر دال ہوتا ہے کہ افراد و اقوام سرکشی، نافرمانی اور ظلم کی فراوانی اور حق سے حد سے زیادہ دوری کے باعث ضمانتِ رزق کے استحقاق سے محروم ہو چکی ہیں۔ ہر چند کہ قحط سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ غلّہ اور دیگر غذائی پیداوار میں اِس حد تک کمی واقع ہو جائے کہ لوگ پیٹ بھر کر روٹی نہ کھا سکیں اور بھوکوں مرنے لگیں یا یہ کہ غذائی اجناس یکسر مفقود ہو جائیں لیکن اگر دیکھا جائے تو قحط نام ہے لوگوں کی سرکشی اور حق سے غایت درجہ دوری کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کا غضب مول لینے کا۔ اس کے دُور ہونے کا ایک ہی طریق ہے کہ لوگ سرکشی اور ظلم کی راہ ترک کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں، اُس سے اپنے مظالم اور زیادتیوں کی مغفرت چاہیں اور کوشش کریں کہ ان کا خالق و مالک اور پروردگار اُن سے خوش ہو جائے۔

اِسکے سوا قحط کے آثار سے بچنے کی نوعِ انسان کیلئے اور کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ آسمان سے بارش برسانا اور مُردہ زمین کو زندہ کرنا اور حسب ضرورت اناج اُگانا۔ لوگوں اور قوموں کے اختیار میں نہیں ہے۔ وہ عالمی کانفرنسیں منعقد کر کے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ پیداوار کی اقوامِ عالم میں مناسب تقسیم کا انتظام تو کر سکتے ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو تو وہ خود وافر مقدار میں اناج اُگانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ پس قحط اور اسکے عالمی اثرات کا بنیادی سبب لوگوں کی سرکشی و نافرمانی، ظلم کی فراوانی اور حق سے دُوری کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ خشک سالی کا دُور ہونا اور وافر مقدار میں اناج کا پیدا ہونا اس امر پر موقوف ہے کہ رُوئے زمین پر بسنے والے بنی نوعِ انسان اور وہ اقوام جن میں وہ بٹے ہوئے ہیں سرکشی و نافرمانی اور ظلم کی فراوانی سے باز آئیں اور حق کو شناخت کر کے سلامتی کی راہ اختیار کریں اور تمامتر کوشش اِس بات کی کریں کہ ان کا پیدا کرنے والا ان کا مالک اور ان کا پروردگار ان سے راضی ہو جائے اور اپنے خزانوں سے حصۂ وافر عطا کر کے ان کی احتیاج دُور کر دے کیونکہ وہ غنی ہے اور باقی سب محتاج۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

(محترم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب - لاہور چھاؤنی)

ہمارا مذہب اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر کیا جائے۔ اسلام کے معنی ہی ہیں صلح و آشتی، امن و سلامتی۔ اسلام ایک ایسے معاشرے کا داعی ہے جس کی بنیاد اُلفت و محبت، ہمدردی و مواسات پر ہے۔ پھر اسلام دینِ فطرت بھی ہے اور انسانیت کا فطری تقاضا ہے کہ انسان باہم محبت و انس کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ انسان دو محبتوں کا مجموعہ ہے ایک خالق کی محبت اور دوسری مخلوق کی محبت۔ اب ایسا مذہب جس کی بنیاد الفت و محبت اور ہمدردی و مواسات پر قائم ہو اور پھر انسان کی فطرت میں بھی مخلوق کی محبت جاگزیں ہو تو وہ مذہب جبر کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟۔ ایسے پیارے مذہب میں جبر کا ہونا اس کی بلند شان کے منافی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مذہب میں جبر روا نہ رکھنے کے بارے میں حضرت رسول اکرمؐ کی زندگی کے دو مختلف زمانوں یعنی مکی و مدنی میں وقت کی مصلحت کے مطابق ان الفاظ میں احکام صادر فرمائے:۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ

یعنی اے رسول! تو کہدے لوگوں سے کہ یہ اسلام حق ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر اس کے بعد جو چاہے اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کردے۔
(کہف: ۴)

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ٥

یعنی اے رسول! تُو لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا پس اب جو شخص ہدایت کو قبول کریگا تو اس کا فائدہ خود اسی کے نفس کو ہوگا اور جو غلط راستہ پر چلے گا اس کا وبال بھی خود اسی کی جان پر ہے اور میں کوئی ہدایت کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ (یونس: ۱۱)

پھر مکی زندگی میں مندرجہ ذیل آیات نازل ہوئیں:۔

لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ٥

یعنی دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہونا چاہیئے۔ ہدایت و گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے پس اب جو شخص گمراہی کو چھوڑ کر اللہ پر ایمان لے آئے گا وہ گویا ایک نہایت مضبوط کڑے کو پکڑے گا جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

(البقرہ: ۳۴)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ٥

یعنی اے رسول! کہدے اہل کتاب اور مشرکین سے کہ کیا تم اسلام کو قبول کرتے ہو؟ یعنی ان کو اسلام کا پیغام پہنچا دے پھر اگر وہ اسلام کو قبول کرلیں تو جانو کہ وہ ہدایت پا گئے۔ لیکن اگر وہ تیری دعوت کو رد کر دیں تو تیرا کام تو صرف پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خود دیکھ رہا ہے۔ (آل عمران: ۲)

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ اسلام نے دین کے معاملہ کو ہر شخص کے ضمیر پر چھوڑ دیا ہے کہ جس مذہب کو کوئی شخص اپنے لئے پسند کرے اختیار کرلے۔

اسلامی تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کی جاسکتی کہ قومیں تو کجا کسی فردِ واحد کو بھی خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا گیا ہو۔ خدا تعالیٰ کی محبت کی چاشنی سے لاعلم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ سے بے بہرہ ہونے اور خدا تعالیٰ کے پیارے کلام کو نہ سمجھنے کے باعث اگر کوئی بے وقوفی سے یہ کہدے کہ حضرت ابوبکرؓ اسلئے آپؐ پر ایمان لائے کہ وہ آنحضرتؐ کے جگری دوست تھے اور دوستی کا تقاضا تھا کہ وہ آپؐ کا ساتھ دیتے۔ حضرت خدیجہؓ نے سب سے پہلے اسلئے آپؐ کی تصدیق کی تھی کہ آپ آنحضرتؐ کی بیوی تھیں اور آپؐ کے حسنِ اخلاق کی گواہ تھیں۔ حضرت علیؓ نے اس لئے کہہ دیا کہ میں خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں کہ آپ رحمۃ للعالمین کے زیر سایہ تربیت پا رہے تھے تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا حضرت حمزہؓ کو دھمکایا گیا تھا؟ کیا انہیں دُکھ دیئے گئے تھے یا ان کے پہلو میں نیزہ رکھا گیا تھا کہ ڈر کر انہوں نے کہا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین ہے وہی میرا دین ہے؟ وہ تو اس وقت اپنے بھتیجے کی بے حرمتی پر خود پریشان تھے۔ کیا حضرت عمرؓ جیسے بارسوخ سردارِ قریش کے سر پر ننگی تلوار رکھی ہوئی تھی جب آپ نے گواہی دی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے سچے رسول ہیں۔ وہ تو خود ننگی تلوار لئے (خاکم بدہن) آنحضرتؐ کا سر قلم کرنے آئے تھے تو کیا مشرک، لات و عزّیٰ کی پرستار ہندہ جیسی وحشی عورت جو انتقامی جذبہ سے حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کا کلیجہ کچا چبا گئی تھی اسلئے خدائے واحد اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائی کہ اس کے سامنے اس کے معصوم بچے کو پاؤں تلے روندا جا رہا تھا؟ یا اس کے گھر کو نذرِ آتش کر دیا گیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اسلام کی ترقی ظلم و ستم کا نتیجہ نہیں تھی، نہ سوشل بائیکاٹ اور مال و اسباب کے لُوٹنے کا نتیجہ نہیں تھا، نہ عبادت گاہوں کو نذرِ آتش کرنے کا نتیجہ تھا اور نہ ہی کسی اور قسم کے جبر کا کہ کیا سردار اور کیا غلام، کیا مرد اور کیا عورت سب پروانوں کی طرح شمعِ رسالت پر قربان ہونے لگے۔ بلکہ یہ اسلام کی اس پیاری تعلیم کا ثمرہ تھا جس میں کہا گیا ہے کہ:۔

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلقِ عظیم کا جس کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ۔ یہ نتیجہ تھا اُس صبر کا کہ جب ننگے جسم تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر گھسیٹا جاتا تو مُنہ سے احد احد کی پیاری آواز نکلتی اور فضاؤں کو چیرتی ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور پہنچ کر اس کی رضا حاصل کرتی۔ یہ نتیجہ تھا خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ عشق و محبت کا کہ جب مقتل میں قتل کیا جاتا تو بشاشت سے پکارا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



فلسنت ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للّٰہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشا
یبارک علی اوصال شلو ممزع

یعنی اسلام کی حالت میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے تو میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں مرنے کے بعد کس پہلو گرتا ہوں اور یہ سب خدا تعالیٰ کی خاطر ہے وہ اگر چاہے تو میرے جسم کے کٹے ہوئے ٹکڑوں میں برکت ڈال سکتا ہے۔

جب ہم دعوے کرتے ہیں کہ دین کے معاملہ میں خدا تعالیٰ نے جبر کرنے سے سختی سے روکا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ نے اس ہدایت پر کس دیانتداری سے عمل کیا۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی آنحضرت کوئی فوجی دستہ (بعد مجبوری) روانہ فرماتے تو انہیں نصیحت فرماتے کہ اے مسلمانو نکلو اللہ کا نام لیکر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے۔ مگر خبردار مال غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکا کرنا۔ نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا اور نہ بچوں، عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا تحقیق خدا تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (ابوداؤد) ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ یہ نصیحت بھی فرماتے تھے کہ بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا (مسلم) یعنی لوگوں کو خوشخبریاں دو یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو اور ایسا طریق اختیار نہ کرو جس سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہو اور ان کے لئے آسانیاں پیدا کرو اور انہیں مشکلوں میں مت ڈالو۔

حضرت ابوبکرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ جب کسی فوج کو روانہ کرتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے "وہ لوگ جنہوں نے اپنے خیال میں اپنے آپ کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کو کچھ نہ کہنا اور اسی طرح جس چیز کو وہ مقدس سمجھتے ہوں اسے بھی کچھ نہ کہنا اور پھلدار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔
(موطا امام مالک)

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں جب مسلمانوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا تو عیسائیوں نے چند دن مقابلہ کر کے بالآخر پیغام بھیجا کہ ہم صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں کی خواہش کے مطابق حضرت عمرؓ بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں خود معاہدہ تحریر فرمایا جس کے الفاظ تھے:۔

"یہ وہ امان ہے جو کہ خدا کے غلام امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان۔ مال۔ گرجا۔ صلیب تندرست بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے نہ ان کے گرجاؤں میں سکونت کی جائیگی نہ انہیں مسمار کیا جائے گا نہ ان کو یا ان کے احاطہ کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کمی کی جائیگی مذہب کے بارہ میں ان پر قطعاً جبر نہیں کیا جائے گا۔ ایلیا میں ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے"
(عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ)
(یہ معاہدہ جابیہ کے مقام پر لکھا گیا تھا)

یہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق عمل تھے یہ ان آیات کی عملی تفسیر تھی۔ یہ مخلوق خدا سے ہمدردی و محبت کا جذبہ تھا کہ کیا نصاریٰ کیا یہودی۔ کیا بت پرست کیا زرتشتی۔ کیا آگ کی پوجا کرنے والے اور کیا خدا تعالیٰ کے منکر جوق در جوق خدائے واحد اور اس کے رسولؐ کی غلامی میں فخر محسوس کرنے لگے۔

تاریخ کے اوراق اُلٹتے چلے جائیں تو ایک مقام پر ہماری نظریں رُک جاتی ہیں اور یہ تحریر نظر آتی ہے:۔

"۶۱۶ ہجری میں کلیسا کی طرف سے بادشاہ سیس بوت کے زمانہ میں یہودیوں کو ایک سال کی مہلت دی گئی کہ وہ عیسائی مذہب قبول کر لیں اگر اس مدت کے گزرنے کے بعد عیسائی نہ بنے تو ان کا مال ضبط کر لیا جائے گا۔ سو کوڑے ہر شخص کو مارے جائیں گے اور جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کی دہشت نے نوے ہزار یہودیوں کو عیسائی بنا دیا۔ تاہم یہودی پوشیدہ طور پر تورات موسیٰ کے مطابق ختنہ اولاد کرتے اور تورات پر عمل بھی کرتے ..... اس کے بعد طلیطلہ کی چھٹی مجلس نے کچھ اور پابندیاں بھی عائد کیں اسی سال تک پیہم عیسائی حکومت انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیتی رہی۔ تنگ آکر یہودیوں نے بغاوت کر دی۔"
(عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ صفحہ ۳۳-۳۴)

ادھر اسلام کی پیاری تعلیم کا یہ عالم تھا کہ آنحضرتؐ پر ایک اعرابی ایمان لایا اور ایک غزوہ میں ساتھ ہو لیا جب کچھ مال غنیمت ملا۔ تو آپ نے اس کا حصہ بھی نکالا۔ اُسے معلوم ہوا تو وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے میرا حصہ نکالا ہے خدا کی قسم میں تو اس خیال سے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ میری تو یہ نیت تھی کہ مجھے خدا کی راہ میں (حلق کی طرح اشارہ کرتے ہوئے) اس جگہ تیر لگے اور میں جنت میں جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ شخص سچی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ تو خدا اسے پورا کرے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑائی ہوئی تو وہ شخص وہیں حلق میں تیر کھا کر شہید ہوا۔ جب صحابہ اسے آپؐ کے سامنے اُٹھا کر لائے تو آپؐ نے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا "خدا نے اس کی آرزو کو پورا کر دیا"۔ پھر آپؐ نے اس کے کفن کے لئے اپنا جبہ عطا کیا اور اس کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی۔

آنحضرتؐ کی ذات بابرکات کا انتہائی دشمن اور اسلام کا بدترین مخالف ابوجہل کا لڑکا عکرمہ جو ہر لڑائی میں آپ کے خلاف لڑا اور اسلام کے مٹانے کے لئے اپنی ساری کوششیں صرف کر دیں بالآخر جب مکہ فتح ہوا تو مسلمان ہو گیا اور پھر اس کے ایمان و اخلاص کا یہ حال تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں۔ اس نے باغیوں کے قلع قمع کرنے میں بے نظیر جانثاری دکھائی اور جب ایک جنگ میں گھمسان کا رن پڑا اور لوگ اس طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے جیسے درانتی کے سامنے گھاس گرتا ہے اس وقت عکرمہ چند ساتھیوں کو لے کر عین قلب لشکر میں جا کودا۔ بعض لوگوں نے منع کیا کہ اس وقت لڑائی کی حالت سخت خطرناک ہو رہی ہے۔ اس طرح دشمن کی فوج میں گھسنا ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن عکرمہ نہ مانا اور یہی کہتا ہوا آگے بڑھتا گیا "میں لات و عزّیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ سے لڑتا رہا ہوں آج خدا کے راستہ میں لڑتے ہوئے پیچھے نہیں ہٹوں گا" لڑائی کے خاتمے پر دیکھا گیا تو اس کی لاش نیزہ و تلوار کے زخموں سے چھلنی تھی۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو تلوار کے ڈر سے مسلمان ہوئے تھے"؟ (خاتم النبیین صفحہ ۵۱-۵۲)

دلوں کو موہ لینے والی اسلامی تعلیم

آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ۔ صحابہ کے ایمانی جذبہ اور ان مثالوں کے باوجود بھی اگر کوئی کہتا ہے کہ اسلام جبر سے ٹھونسا گیا یا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا یا آئندہ پھیلے گا اور پھر کوئی نام نہاد عالم اپنی ہٹ دھرمی سے کہتا ہے کہ "جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے دلوں کی کثافتیں دور ہو گئیں" تو بصد افسوس کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اسلام کی پیاری تعلیم کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ اس بینائی سے محروم ہے جو آنحضرتؐ کے بلند ترین اخلاق کو دیکھ سکتی۔ وہ صحابہ کا خدا اور اُس کے رسول صلعم کے ساتھ عشق کا اندازہ ہی نہیں لگا سکا۔ ایسے شخص کو اپنی فکر کرنی چاہیئے اور اس بیباکی کی خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگنا چاہیئے۔ پس یہ حقیقت ہے کہ اسلام پھیلا اپنی خوبصورت تعلیم سے اسلام پھیلا آنحضرتؐ کے خلق عظیم سے۔ اسلام چھا گیا محبت، ہمدردی اور قربانی کی وجہ سے اگر اب بھی کسی کے دل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے الفاظ میں کہنا پڑتا ہے کہ "اگر آنحضرت اور آپ کے صحابہ لوگوں کو جبراً مسلمان بناتے تھے تو فتح مکہ کے بعد جب کہ قریش کی طاقت بالکل ٹوٹ چکی تھی اور اسلامی لشکر مکہ پر قابض تھا۔ اس وقت مکہ والوں کو کیوں نہ جبراً اسلام میں داخل کیا گیا۔ فتح مکہ سے بہتر مسلمانوں کے لئے اسلام کی جبری اشاعت کا کونسا موقعہ ہو سکتا تھا۔ جب کہ تلوار کے ذرا سے اشارے سے ایک بہت بڑی جماعت اسلام میں داخل کی جا سکتی۔ لیکن چونکہ اسلام مذہبی آزادی کا پیغام لے کر آیا تھا اور حکم تھا کہ دین کے معاملہ میں قطعاً کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے اسلئے آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے کمال دیانتداری کے ساتھ ہر ایک شخص کو اسکے ضمیر پر آزاد چھوڑ دیا کہ جس مذہب پر کوئی چاہے رہے۔ لیکن اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں تھا کہ شریف عرب اسکے متعلق ٹھنڈے طور پر غور کرنے کا موقعہ پاتے اور پھر اپنے مذہب کے مقابلہ میں اس کی خوبیوں کے قائل نہ ہوتے۔ چنانچہ لوہے کی تلوار نے نہیں بلکہ براہین و آیات کی تلوار نے اپنا کام کیا اور ایک نہایت قلیل عرصہ میں ملک کا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عطیہ دہندگان مدّ امداد طلبہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مدّ امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نگران امداد طلبہ)

محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا ربوہ
" حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا "
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ
" سید عبدالرزاق شاہ صاحب "
" حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ "
" ڈاکٹر ایم - اے ظفر صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت
" محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" " عبدالواحد صاحب ربوہ
" مرزا غلام احمد صاحب "
" عبدالغفور صاحب خالد کرٹک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کرٹک شہید۔
محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ کراچی۔
" مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ "
" بیگم امینہ عنایت صاحبہ "
" امۃ الباری نعیم صاحبہ "
" سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی ربوہ
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
" ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب قاضی احمد (سندھ)
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی
" محمد افضال بھٹی صاحب کھاریاں چھاؤنی
" ملک محمود احمد صاحب شیخوپورہ
" رشید احمد صاحب ربوہ
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم ملک عباد اللہ صاحب وہاڑی
مکرمہ بیگم صاحبہ مکرم ملک رشید احمد صاحب وہاڑی
مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب ربوہ
" چوہدری ارشد علی صاحب "
" شیخ عبداللطیف صاحب مردان
" ملک عبدالرب صاحب ربوہ
" سردار غلام مصطفیٰ صاحب کماس لاہور
" فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب کراچی
مکرم قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" ملک عبدالمجید صاحب "
" حمید احمد صاحب خالد "
" سردار مصباح الدین صاحب "
" قریشی محمد عبداللہ صاحب ربوہ
" ناصر احمد صاحب الٰہی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
" نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں سٹی
" چوہدری منظور احمد صاحب چک 23/D-N-B بہاولپور۔
" شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ
" سید رفیع المرتضیٰ علی صاحب کراچی
" میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی
" مفتی حامد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی
" عبدالرزاق صاحب ربوہ
محترمہ قدیر ارشاد صاحبہ ربوہ
مکرم سردار نور احمد صاحب مرتضےٰ ربوہ
" حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف ربوہ
" چوہدری غلام حیدر الٰہی صاحب چک 56/4R بہاول نگر۔
محترمہ ڈاکٹر مسز آمنہ صفدر نعیم صاحبہ کراچی
مکرم ناصر جاوید خان صاحب کراچی
محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
مکرم ملک صفدر علی خان صاحب کراچی
جماعت احمدیہ مردان
" " لاہور
" " سرگودھا شہر
" " نوشہرہ دولت پور۔ ضلع سیالکوٹ
" " چک ۳۵ جنوبی سرگودھا سرگودھا۔
" " اسلام آباد
" " کوئٹہ
" " مورو ضلع نواب شاہ (سندھ)
" " محمد آباد فارم (سندھ)


## (۲۸) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۲۸) کی ادویات کے نتائج

مکرم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان (بھارت) نے لکھا "آپ کی بے بی ٹانک (BABY TONIC) دو بچوں کو استعمال کرائی حیرت انگیز اثر کیا۔ دونوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ مثلاً جسمانی کمزوری کیلئے سپیشل ٹانک وغیرہ۔ مکمل کورس -/10
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۹۰۶/۹۰۷


## اعلان ولادت

میرے داماد عزیزم ظہور الحق صاحب سیکرٹری مال شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چار بچیوں کے بعد ۱۲/نومبر ۱۹۷۴ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے سب بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اس بچہ کو اللہ تعالیٰ لمبی عمر و صحت عطا فرمائے۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ اس سے پہلے ایک بچہ بائیس دن کا اچانک بیمار ہو کر وفات پا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نعم البدل عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔
(لیڈی ڈاکٹر رضیہ اقبال ربوہ)

## انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔
"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں۔ اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے"۔

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں جس کے ذریعہ سے ساری دنیا میں غلبہ و اشاعت اسلام کی بنیادیں رکھی جا رہی ہیں۔

قائد تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ


## فروخت قطعہ

محلہ دارالنصر طبیہ کالج کے قریب گراسی پلاٹ میں بہت اچھے موقع پر قطعات 29-28/21 دو کنال اراضی قابل فروخت ہے۔ خواہشمند ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔
غلام محمد معرفت بشیر احمد لاہوری
محلہ دارالرحمت شرقی الف
مکان ۲۶/۲۱ - ربوہ



خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
مردوں اور عورتوں کے خاص امراض
مطب: ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ۔ فون ۵۳۲


## امراء کرام صدر صاحبان و مربیان سلسلہ کوشش فرمائیں

گزشتہ سہ ماہی کے دوران وقف عارضی کرنے والے احباب کی طرف سے فارم وقفِ عارضی کم موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے امراء کرام/صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ خاص کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں واقفین عارضی کے فارم پُر کر کے بھجوائیں۔ تاکہ تربیتی کام اور تعلیم قرآن مجید کے کام میں تسلسل قائم رہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نائیجیریا میں مختلف مذاہب کے ایک مذاکرہ میں احمدی ڈاکٹر کی شرکت

(مرسلہ محترم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

نصرت جہاں احمدیہ کلینک "اکارے" نائیجیریا کے انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ ایم بی بی ایس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے حال ہی میں مختلف مذاہب کے ایک پبلک مذاکرہ میں اسلام کی کامیاب نمائندگی کی توفیق ملی ہے جس کی تفصیل ان کی زبانی سُنیئے۔ آپ اپنے خط محررہ ۲۰ر اکتوبر ۷۴ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۳ر ستمبر کو واری میں فیڈرل گورنمنٹ کالج کے "مسلم یوتھ ونگ" نے ایک عام پبلک سمپوزیم کا اہتمام کیا۔ موضوع "گناہ و نجات" رکھا اور ہندو، عیسائی اور مسلمان تینوں کو اس پر بولنے کی دعوت دی۔ جلسہ شہر کے وسط میں ٹاؤن ہال میں رکھا اور ریڈیو، ٹی وی، سینما اور اشتہارات سے اس کی تشہیر کی۔ اسلام کی نمائندگی کے لئے خاکسار کو منتخب کیا گیا چنانچہ بندہ نے اس روز ۲۰۰ میل کا سفر طے کر کے اس جلسہ میں شرکت کی جو ڈویژنل ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین کی صدارت میں ہوا۔ ۲۵ منٹ کا وقت مقرر تھا جو بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جملہ نکات پر روشنی ڈالنے میں کامیاب رہا۔ اسلامی نقطۂ نظر بہت پسند کیا گیا۔ غیر مسلموں نے بھی بعد میں بہت سراہا اور تقریر کی کاپیاں مانگیں۔ تقریر کے بعد وقفہ سوالات تھا۔ اسلام کے بارے میں سب سے زیادہ سوالات پوچھے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سوالات کے جواب قرآن کریم کی روشنی میں مدلل دیئے گئے۔ عیسائی حلقوں میں اسلام کی برتری پر اظہارِ تشویش بھی ہوا اور مسلمان احباب نے جلسہ کے دوران اور بعد میں بھی بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ حاضرین میں جن کی تعداد سینکڑوں تھی عیسائی، مسلمان اور ہندو (مرد اور خواتین) شامل تھے۔ چیئرمین کی مدد کے لئے ایک ہندو، ایک عیسائی اور ایک مسلمان "معاون صدر" موجود تھے۔ پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ تقریر کی نقل الگ بذریعہ ڈاک بھجوا رہا ہوں۔ یہ اخبار TRUTH میں بھی چھپ چکی ہے۔ بندہ نے اس تقریر اور اپنے بعض دوسرے مضامین کو اپنے محدود وسائل سے صرف دو دو سو کی تعداد میں سائیکلوسٹائل کروایا ہے اور چیدہ چیدہ احباب میں تقسیم کیا ہے۔ خاکسار نے ان کو تبلیغ میں بہت مفید پایا۔ بعض پادریوں نے ان کو یونیورسٹی آف ابادان کے تھیالوجی کے محکمہ کو بھی بھیجا لیکن کوئی جواب نہیں پا سکے۔"

## بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۷۴ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ امسال بڑی عید کے موقع پر بیرون ربوہ کے احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

ایسے احباب جو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانی کروانے کے لئے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رقوم جلد از جلد بھجوا دیں۔ اگر ۲۵ر نومبر تک ایسی رقوم بھجوا دی جائیں تو صیغہ جلسہ سالانہ کو قربانیوں کا انتظام کرنے میں سہولت ہو گی۔

بکرے کی صورت میں ۱۲۰ تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصہ کی صورت میں قیمت فی حصہ ۵۰ تا ۷۰ روپے ہو گی۔ (افسر جلسہ سالانہ)

## خدام بھائیوں کی فوری توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجالس اپنے اپنے خدام کو آٹا گوندھنے، پیڑے بنانے اور روٹی لگانے کی تربیت دیں اور کارکردگی سے مرکز کو مطلع کریں۔ اس سلسلہ میں ایک سرکلر بھی بھجوایا جا رہا ہے۔

مہتمم صنعت و تجارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو گا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب مقالہ جات پیش کریں گے۔

(۱) محکمات و متشابہات قرآنی کی حقیقت — مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۲) مسلمانوں کی طبی خدمات — مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

(۳) نظریہ ارتقاء از روئے قرآن مجید — مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

## محترم الحاج میاں محمد اقبال صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم الحاج میاں محمد اقبال صاحب ساکن بھاٹی گیٹ لاہور جنہیں اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا ۲۲ر ستمبر ۱۹۷۴ء (۵ر رمضان المبارک) کو لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۱۹۰۴ء میں حضور علیہ السلام کی لاہور میں زیارت کی اور زیارت کرتے ہی حضور کے منجانب اللہ ہونے پر شرح صدر سے یقین کر لیا۔ بہت مخلص اور سادہ مزاج بزرگ تھے۔ سلسلہ کی مالی تحریکات میں پیش پیش رہتے تھے۔ ۸۷ سال عمر پائی۔ لاہور ہی میں تدفین عمل میں آئی۔ تین لڑکیاں اور چار لڑکے یادگار چھوڑے۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب چغتائی آپ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (خورشید احمد)

## درخواستِ دُعا

(۱) مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ہرنیا کے علاج کے لئے مورخہ ۷ر نومبر ۷۴ء بروز بدھ سے سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل ہیں۔ مورخہ ۸ر نومبر کو مکرم کرنل محمود الحسن صاحب نے ہرنیا کا اپریشن کیا جو کامیاب رہا۔ اس وقت پہلے سے آپ کی صحت روبصحت ہے تاہم درد زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (دین محمد شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

(۲) میرا بیٹا عزیزم زبیر احمد بعمر ۱۶ سال جس کے دماغ کا اپریشن ۲۵ر مارچ کو ہوا تھا گزشتہ ۷½ ماہ سے ابھی تک بیمار ہے اور مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوا۔ اس کے اپریشن کا زخم اس کے سر کے اوپر وسط میں تھوڑا سا باقی ہے اور اس کا دایاں بازو اور دایاں ہاتھ ابھی تک معذور ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ۳/۲۷ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

(۳) مکرم کیپٹن نظام الدین صاحب آف پنجگرائیں ضلع سیالکوٹ والد مکرم کرنل ممتاز احمد صاحب آجکل سی ایم ایچ جہلم میں زیر علاج ہیں۔ ان کو ٹائیفائیڈ ہو گیا تھا۔ بخار اتر چکا ہے مگر کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز امیر جماعتِ احمدیہ جہلم)

خوشخبری

ہم نے احباب ربوہ کی سہولت کیلئے عمارتی لکڑی از قسم کیل، دیار اور پڑتل منگوائی ہے احباب اپنی ضرورت کے مطابق بازار سے ارزاں نرخ پر ہم سے خرید فرمائیں۔

ہردلعزیز کمپنی

معرفت چوہدری عبدالستار صاحب آرا مشین فیکٹری ایریا ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴